

ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتابِ صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر (۱۹) — مطبوعہ ۱۳ مئی ۱۸۹۸ء بروز جمعہ — جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

خدا کی نسبت محمد صاحب کے خیالات کا مرکز وحدانیت ہی اور خداوند یسوع مسیح کے خیالات کا مرکز (atonement) اتحاد ہی۔ مقدم الذکر محض ذاتِ خدائی پر غور کرنے کا نتیجہ ہی اور مؤخر الذکر ذاتِ خدا اور انسان دونو پر غور کرنے کا نتیجہ ہی۔ پہلی تعلیم نے اس مسئلۂ عظیم کے مطلوب کو فقط مدِ نظر رکھا ہی۔ دوسری نے مطلوب اور طالب دونو کا لحاظ کیا ہی۔ ایک نے تو صرف خیالی اور فلسفیانہ کو اپنا مدعا ٹھہرا کر اور معاملہ کے اصل واقعات کو نظر انداز کر کے صداقت کا صرف ایک پہلو دکھلایا ہی دوسری تعلیم نے جس حال میں کہ فلسفیانہ کو بھی مدِ نظر رکھا ہی لیکن زیادہ زور عملی اور تاریخی پہلو پر دیا ہی۔ اور اِسطرح صداقت کے سارے پہلوؤں کو ہمارے سامنے رکھا ہی۔ ہبت اور سرچشمہ تحقیقات کا دونوں صورتوں میں ایک ہی تھا یعنے رفع فراق اور حصول وصل۔ لیکن محمد صاحب کے دلمیں صرف وحدانیت اور سوکھی وحدانیت ہی سما سکی اور خداوند یسوع مسیح نے اس صداقت کی سہ گانہ صورت پر نظر کی۔ یعنے اتحاد۔ فراق اور دوبارہ وصل محمد صاحب کے دل نے صداقت کی صرف اس جز پر کفایت اختیار کی لیکن خداوند یسوع مسیح کا دل اِس صداقت کی پوری حد تک پہنچا جب اُس نے ایک اصلی اتحاد کے ساتھ ایک تاریخی فراق یا تفرقہ اور ایک دوبارہ وصال کا بھی اعتراف کیا ہی۔ جو دوبارہ وصال اُسی کے وجود میں ہونا مقرر ہو چکا تھا جس کے دل نے اِس صداقت کو احاطہ کیا۔ یہہ مفہوم انگریزی لفظ (atonement) ایٹونمنٹ سے جسکا ترجمہ اُردو میں کفارہ کے لفظ سے کیا جاتا ہی لیکن جس کے اشتقاقی معنے اتحاد کے ہیں بخوبی ادا ہوتا ہی خدا کی نسبت سمجھنے میں خداوند یسوع مسیح نے انسان کے گرنے اور دوبارہ بحال ہونے اِنسان کے گناہ اور اس کی نجات کے امور کو لا ناضروری سمجھا ہی۔ محمد صاحب کے خیال میں مذہب کی ان اصولی صداقتوں کو سب سے پہلی قطار میں جگہ دینے کے بغیر خدا پاک کا مفہوم پورا ہو سکتا ہی۔ ذاتِ باری کی بابت اِس اختلاف تفکر کے باعث ہم خداوند یسوع مسیح اور محمد صاحب کی زندگیوں میں از روئے پاکیزگی کے کتنا بڑا فرق نظر آتا ہی۔ ہم اِس سے یہہ سبق حاصل کریں کہ ناقص مدعا اور معیار ناقص زندگی کا موجب ہی" +

مسٹر جارج لوئس صاحب جو ہمارے ہندوستانی مسیحیوں میں باعث فخر ہیں۔ قائم مقام ڈویزنل جج کے عہدہ پر ممتاز ہوئے ہیں۔ اور خاص لاہور میں مقیم ہیں۔ ہم آپ کو مبارک بادی دیتے ہیں اور ہماری دعا ہی کہ خداوند مسیح آپ کو ہر ایک دینی۔ ملکی ۔ و سوشل۔ خدمت کے لئے لائق بنادے ہم کو قوی اُمید ہی کہ گورنمنٹ عالیہ جلد آپ کو اس موجودہ عہدہ پر مستقل کر دے گی۔ جس کے آپ ہر نوع سے لایق بھی ہیں +

\+ + +

\+

نُورافشاں

پادری اے ایچ یونگ صاحب - ایم - اے - اڈیٹر
پادری ایچ گولکناتھ صاحب - پادری غلام مسیح صاحب } ایسوسیٹ
پادری طالب الدین صاحب - پادری پی سی اپل صاحب } اڈیٹرز

پطرس رسول اور خداوند مسیح کی دوسری آمد

پطرس کے خطوں میں خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد کا ذکر بار بار آتا ہے - چونکہ یہہ مضمون بھاری ہے تو مناسب ہے کہ سارے مقام جن میں اس کا ذکر پایا جاتا ہے - نکالے جائیں تاکہ اُن سب مقامات پر ایک نظر ڈالکر خاطر خواہ تعلیم کا خلاصہ کر سکیں +

(۱) جو . . . . . اُس نجات کو جو آخری وقت میں ظاہر ہونے کو تیار ہے - محفوظ کئے ہوئے ہیں - ۱ پطرس ۱: ۵ +

(۲) یسوع مسیح کے ظاہر ہونے کے دن تعریف اور عزت اور جلال کے لائق پایا جائے ۱ پطرس ۱: ۷ +

(۳) روح . . . . . اس کے دکھوں کی اور بعد اُن کے اُس کے جلال کی آگے گواہی دیتی ہے ۱: ۱۱ +

(۴) اُس فضل کی کامل اُمید رکھو جو یسوع مسیح کے ظاہر ہوتے وقت تم پر نازل ہوا چاہتا ہے - ۱: ۱۳ +

(۵) اُس دن جب اُن پر نگاہ ہو - ۲: ۱۲

(۶) سب چیزوں کا آخر نزدیک ہے اس لئے ہوشیار اور دعا مانگنے کے لئے جاگتے رہو - ۴: ۷

(۷) تاکہ اُس کے جلال کے ظاہر ہوتے وقت تم بے نہایت خوش و خورم ہو - ۴: ۱۳ +

(۸) کیونکہ اب وقت پہنچا ہے کہ خدا کے گھر پر عدالت شروع ہو - ۴: ۱۷ +

(۹) اُس جلال میں جو ظاہر ہوگا شریک ہوں ۵: ۱ +

(۱۰) جب سردار گڈریا ظاہر ہوگا - تب تم جلال کا ایسا ہار پاؤگے جو مُرجھاتا نہیں - ۵: ۴ +

(۱۱) تاکہ وہ تمہیں وقت پر سرفراز کرے ۵: ۶ +

(۱۲) مسیح یسوع آپ ہی تمہیں تھوڑا سا دُکھ سہنے کے بعد تیار مضبوط استوار پائیدار کرے - ۵: ۱۰ +

(۱۳) تم ہمارے . . . . . یسوع مسیح کی ابدی بادشاہت میں بڑی عزت کے ساتھ شامل کئے جاؤگے - ۲ پطرس ۱: ۱۰ +

(۱۴) اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہو کر اپنے خداوند یسوع مسیح کی قدرت اور آنے کی خبر تمہیں دی - ۱: ۱۶ +

(۱۵) جن پر مدت کا فتویٰ جو ہوا آنے میں دیر نہیں کرتا اور اُن کی ہلاکت اونگھتی نہیں - ۲: ۳ +

(۱۶) ٹھٹھے کرنے والے آئیں گے . . . . . اور کہیں گے کہ اُس کے آنیکا وعدہ کہاں ہے - وغیرہ - ۳: ۳-۴ +

(۱۷) لیکن خداوند کا دن جس طرح رات کو چور آتا ہے آوے گا . . . . . اور تم خدا کے اُس دن کے آنیکے منتظر اور مشتاق ہو جس میں آسمان جلکر گداز ہو جائیں گے وغیرہ . . . . . اس واسطے اے عزیزو اُن چیزوں کے منتظر رہ کے کوشش کرو کہ تم بے داغ اور بے عیب سلامتی کے ساتھ اُس سے پائے جاؤ - ۳: ۱۰-۱۴ +

مذکورہ بالا مقاموں سے تین مقام ہیں جن کی نسبت مضمون ہذا سے متعلق ہونے میں شک ہو سکتا ہے -

اوّل - اُس دن جب اُن پر نگاہ ہو - ۱ پطرس ۲: ۱۲ - خدا کی نظر دو طرح کی ہو سکتی ہے - مہربانی کی اور قہر کی بھی بعض مفسرین خیال کرتے ہیں کہ اس آیت میں قہر کی نظر سے مراد ہے اور بعض مہربانی کی نظر سمجھتے ہیں - پہلے خیال کے مطابق یہاں پر عدالت کے دن کا ذکر ہے - اور دوسرے خیال کے مطابق اُس دن کا ذکر ہے جب کہ بدگوئی کرنے والے خود فضل حاصل کریں گے - چونکہ اس کی تفسیر میں شک ہے - لہذا مضمون زیر بحث سے یہہ آیت جُدا رہیگی +

دوم - وقت پہنچا ہے کہ خدا کے گھر پر عدالت شروع ہو - ۱ پطرس ۴: ۱۷ - اس کی نسبت بھی مختلف خیال ہیں - بعضوں کی رائے ہے کہ خدا کے گھر کی عدالت اُن اذیتوں کے وسایل سے کیجائیگی - جو غیر قوم حُکام کی طرف سے اس کو پہنچیگی کیونکہ اُسوقت معلوم ہوگا کہ کون ایمان پر قائم ہے - بعضوں کی رائے یہہ بھی ہے کہ عدالت کے دن پہلے دریافت کیا جائیگا کہ کلیسیا میں کون سچے مسیحی ہیں اور کون نامی مسیحی ہیں - لہذا یہہ آیت بھی خارج از بحث رہیگی +

سوم اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہو کے اپنے خداوند یسوع مسیح کی قدرت اور آنے کی خبر تم کو دی ۲ پطرس ۱: ۱۶ +

اگرچہ اِس آیت میں آنیکا لفظ پایا جاتا ہے اور سرسری نظر سے یہہ خیال ہو سکتا ہے - کہ دوسری آمد کا ذکر ہوگا - مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً اِس میں خداوند مسیح کی پہلی آمد کا بیان ہے - لہذا یہہ آیت بھی برطرف رہیگی :

باقی آیتیں دو قسموں میں تقسیم ہو سکتی ہیں +

اول وہ جن میں ایمانداروں کے لئے پوری
نجات اور فضل اور خوشی اور جلال اور تاج کا ذکر پایا جاتا ہی
مثلاً ۱ پطرس ۱: ۵ و ۷ و ۱۳ و ۴: ۱۳ و ۵: ۱ و ۴ و ۶ و ۱۰ و
۲ پطرس ۱: ۱۰ +

دوم - وہ آیتیں جن میں سب چیزوں کا خاتمہ
دنیا کا انجام اور لوگوں کی عدالت کا ذکر پایا جاتا ہی ۱ پطرس
۴: ۷ و ۲ پطرس ۳: ۱۰-۱۴ و ۲: ۳ - مقدم الذکر آیتوں
میں ظاہر ہونے کا لفظ اکثر پایا جاتا ہی اور اُنسے صاف
معلوم ہوتا ہی - کہ جب خداوند مسیح ظاہر ہوگا تو اُس کے
شاگرد خوشی سے معمور اور جلال سے منور ہونگے - مؤخر الذکر
آیتوں میں (خدا کے دن) کا لفظ آتا ہی - اور اُس کی مراد
سزا اور عدالت سے ہی +

سوال

کیا یہہ ہر دو قسم کی آیتیں ایکہی وقت کیطرف اشارہ
کرتی ہیں؟ بعضوں کا خیال ہی کہ اِن آیتوں میں مختلف
اوقات کا ذکر ہی - وہ کہتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح پہلے
اپنے لوگوں پر ظاہر ہوگا اور اُن کا وہ حال ہوگا جس کا
بیان مقدم الذکر آیتوں میں درج ہی - پھر ہزار برس بعد
خداوند کا وہ دن ہوگا جس کا بیان مؤخر الذکر آیتوں
میں ہی - خواہ یہہ خیال کچھہ ہی ہو یہاں ہمارا مدعا پطرس
کے خیال کو ظاہر کرنے سے ہی تحقیق ہونا چاہیے کہ اُس کے
نزدیک خداوند مسیح کی دوسری آمد اور عدالت کے
دن میں بلحاظ وقت کچھہ فرق ہی یا نہیں؟ مقدم الذکر آیتوں
میں طرزِ کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ پطرس کے خیال میں خداوند
مسیح کا ظاہر ہونا بہت نزدیک تھا - لہذا ۱ پطرس ۴: ۷
میں بھی وہ لکھتا ہی کہ سب چیزوں کا آخر (جس میں عدالت
سزا دنیا کا گداز ہونا شامل ہی) نزدیک ہی اس لئے ہوشیار
اور دعا مانگنے کے لئے جاگتے رہو - پس معلوم ہوتا ہی
کہ چونکہ پطرس کے خیال میں خداوند مسیح کا ظاہر ہونا اور
سب چیزوں کا آخر دونوں نزدیک تھے - لہذا ان ہر دو
واقعات کی تاخیر و تقدیم کا ذکر تک نہیں - اِس سوال
کے حل کرنے میں "خداوند کے دن" کی اصطلاح پر توجہ
کرنا چاہیے -

یہہ لفظ پرانے عہدنامہ میں باربار پایا جاتا ہی
اور اس کی مراد ہمیشہ سزا سے ہوتی ہی (یسعیاہ ۲: ۱۲ و
۱۳ و ۶: ۹ و ۴ م ۳: ۸ - یرمیاہ ۴۶: ۱۰ نوحہ ۲: ۲۲
حزقیل ۱۳: ۵ و ۳۰: ۳ - یوئیل ۱: ۱۵ و ۲: ۱ و ۳: ۱۴ و
عموص ۵: ۱۸ و ۲۰ عبدیاہ ۱: ۱۵ - صفنیاہ ۱: ۷ و
۸ و ۱۸ و ۲: ۲ و ۳ و ذکریاہ ۱۴: ۱ ملاکی ۴: ۵)
نئے عہدنامے میں یہی لفظ صرف دو مرتبہ
پایا جاتا ہی - ۱ تسلنیقیوں ۵: ۲ و ۲ پطرس ۳: ۱۰ -
علاوہ اِس کے ۲ پطرس ۳: ۱۲ میں "خدا کے دن"
کا لفظ پایا جاتا ہی جو "خداوند کے دن" کا مرادف
ہی - نیز ۱ قرنتھیوں ۵: ۵ اور ۲ قرنتھیوں ۱: ۱۴
میں "خداوند مسیح کا دن" پایا جاتا ہی پہلے مقاموں
میں اِسکی مراد سزا سے ہی - پچھلے دو آخری مقاموں میں
غالباً ثواب پانیکی طرف اشارہ ہی - اوپر کے سارے
مقاموں پر غور کرنے سے یہہ تو معلوم ہوتا ہی کہ خداوند کے
دن کی مُراد ہمیشہ سزا سے ہی اور خداوند مسیح کے آنے
یا اُس کے دن کی مُراد ایمانداروں کی خوشی حاصل کرنے
سے یا ثواب پانے سے ہی - لیکن پھر بھی اِن ہر دو واقعات
کی تقدیم و تاخیر کا کوئی ثبوت نہیں ہی - بلکہ پطرس
رسُول دوسرے خط کے تیسرے باب میں اِن دونو
کو ملا دیتا ہی - ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ آیتوں میں وہ بیان
کرتا ہی کہ کیا کچھہ ہوگا - آسمان گداز ہو جائیں گے زمین
بھسم ہو جائیگی - اجرام فلک جل کر پگھل جائیں گے
نیا آسمان اور نئی زمین ہوگی - پھر چودھویں آیت
میں لکھتا ہی کہ اِسواسطے اے عزیزو اِن چیزوں کے
منتظر رہکر کوشش کرو کہ تم بے داغ اور بے عیب
سلامتی کے ساتھہ اُس سے (یعنی خداوند مسیح سے
غالباً اس کی دوسری آمد پر) پائے جاؤ + پس
ثابت ہوتا ہی کہ پطرس رسُول کے نزدیک خداوند مسیح
کی دوسری آمد اور عدالت کا دن دونوں ایک وقت
ہونگے +

سوال دوم

ثابت ہو چکا ہی کہ پطرس رسول کے خیال میں خداوند
مسیح کی دوسری آمد نزدیک تھی - پس جس حال کہ یہہ وقت
تک وہ نہیں آیا - تو کیا پطرس کے الہام میں کچھہ نقص آتا
ہی؟ اِس کے دو جواب ہیں +

اول - ملہم کی ہدایت خدا کی طرف سے صرف اُنہیں
باتوں کے لئے ہوتی ہی - جن کو خدا اُس کے وسیلہ سے
ظاہر کرنا چاہتا ہی - چونکہ خدا نے خداوند مسیح کی دوسری
آمد کا وقت چھپا رکھا ہی (مرقس ۱۳: ۳۲) اِسلئے
پطرس کو وقت معلوم نہیں تھا - لیکن معلوم ہوتا
ہی کہ اِس بارہ میں خدا ایک بات ظاہر کیا چاہتا تھا -
اور وہ یہہ ہی کہ ہر زمانہ میں مسیحی لوگ خداوند مسیح کا آنا
نزدیک سمجھیں - پس خود پطرس خدا کی ہدایت سے ایسا
ہی سمجھا اور اسی کے مطابق ہم کو بھی سمجھنا چاہیے +

دوسرا جواب یہہ ہی کہ پطرس نے خود بتایا
کہ ایسا اعتراض ہوگا - چنانچہ لکھتا ہی کہ آخری دنوں میں
ہنسی ٹھٹھے کرنیوالے آئیں گے اور کہیں گے کہ اُسکے
آنے کا وعدہ کہاں ہی - ۲ پطرس ۳: ۳ و ۴ +
اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ جیسا اوپر بیان کیا گیا - پطرس
جو اسوقت کو نزدیک کہتا تھا اور خود تیاری کرتا تھا
پھر بھی جانتا تھا کہ اتنا وقت ہوگا کہ ایسے معترضوں
کو موقعہ ملجائیگا کہ اعتراض کریں - علاوہ اس کے جو

مثال اُس نے آٹھویں آیت میں استعمال کی ہے کہ "خداوند کے نزدیک ایک دن ہزار برس اور ہزار برس ایک دن کے برابر ہیں" اُس سے یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ نزدیک کا لفظ نسبتی ہے۔ یعنی خدا کے خیال میں کچھ اور ہوگا اور ہمارے خیال میں کچھ اور تاہم یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ہر زمانہ میں لوگوں کو انسانی محاورہ کے مطابق مسیح کی دوسری آمد کو نزدیک سمجھنا چاہئے جیسا کہ پطرس خود لکھتا ہے۔ کہ سب چیزوں کا آخر نزدیک ہے اسلئے ہوشیار اور دعا مانگنے کے لئے جاگتے رہو۔ ۱ پطرس ۴: ۷

خلاصہ مضمون

اوّل۔ مسیح کی دوسری آمد مسیحیوں کے واسطے نہایت خوشی وخرمی کا وقت ہوگا۔ وہ تاج اور سرفرازی پائیداری وغیرہ پائیں گے +

دوم۔ اُسوقت عدالت بھی ہوگی اور موجودہ دنیا جاتی رہیگی اور گنہگاروں کی ہلاکت جو ابدی ہے پوری ہوگی +

سوم۔ وہ وقت نزدیک ہے +

چہارم۔ اُس کے لئے ہر وقت جاگنا اور تیار رہنا چاہئے +

مرسلات

مرزا صاحب کا الہامی جھوٹ

دروغ گو را حافظہ نباشد۔ مرزا صاحب کے بیان جو عدالت ضلع گورداسپور پنجاب میں روبرو جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع ہذا کے ہوئے اور اُس پر وہ الہامی تفسیر جو رسالہ فتح الاسلام ۱۸۹۳ء میں شایع کر چکے ہیں۔ ناظرین کی خاطر ان کا مقابلہ کر کے دکھاتے ہیں۔ وہو ہذا +

نقل بیان عدالت فوجداری باجلاس کپتان ایم۔ ڈبلیو۔ ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور

مرجوعہ	فیصلہ	نمبر بستہ	نمبر مقدمہ	دستخط حاکم
۱۰ اگست ۱۸۹۷ء	زیر تجویز	از محکمہ	۳/۴	

جُرم زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری سرکار بذریعہ ڈاکٹر ہنری مارٹین کلارک صاحب بنام مرزا غلام احمد قادیانی

بیان مرزا غلام احمد بلا حلف ۱۲ اگست ۱۸۹۷ء

"ہم نے کبھی پیشگوئی نہیں کی۔ کہ ڈاکٹر کلارک صاحب مرجاویں گے۔ ہرگز ہمارا اشارہ کسی لفظ سے یہہ نہ تھا۔ کہ صاحب موصوف مرجاویں گے۔ عبداللہ آتھم کی بابت ہم نے شرطیہ پیشگوئی کی تھی کہ اگر رجوع بحق نہ کریگا تو مرجاویگا۔ عبداللہ آتھم صاحب کی درخواست پر پیشگوئی صرف اُس کے واسطے کی تھی۔ کل متعلقین مباحثہ کی بابت پیشگوئی نہ تھی وغیرہ" دستخط حاکم +

بیان دوئم

بیان مرزا غلام احمد قادیانی ۱۷ اگست ۱۸۹۷ء

"جب مباحثہ ۱۸۹۳ء کا ختم ہوا آخر پر ہم نے حسب درخواست عبداللہ آتھم کے اُس کی نسبت پیشگوئی کی تھی۔ ڈاکٹر کلارک صاحب کی بابت یہہ پیشگوئی نہ تھی اور نہ وہ اس پیشگوئی میں شامل تھا فریق سے مراد آتھم ہی ہے۔ جیسا کہ عبارت سے ظاہر ہے۔ فریق اور شخص کے ایک ہی معنے ہیں۔ اور اس میں ہم بھی شامل ہیں۔ میں نے کوئی پیشگوئی نہ اشارتاً نہ کنایتاً ڈاکٹر کلارک صاحب کی بابت کی جھوٹ کی ہلکی سے مراد ہے کہ جھوٹ ضایع ہوجاویگا ڈاکٹر کلارک صاحب کی طرف اشارہ نہیں ہے" دستخط حاکم

یہہ تو مرزا صاحب کے بیان ہیں جو عدالت مذکورہ بالا میں ہوچکے ہیں۔ اب بادی النظر اُن الہامی جھوٹ کو درج کرتے ہیں جو رسالہ فتح الاسلام قادیاں میں ان بیانات کے متعلق حرف بحرف شایع ہوچکا ہے۔ جو نہ اشارتاً و کنایتاً بلکہ تفسیر سے عقل و کوشش کی مدد سے جن کو ہم ذیل میں کسیقدر مختصر کرکے شایع کرتے ہیں۔ ناظرین ایک لحظ کیلئے اُن ریمارکس (وغیرہ کو نظر انصاف سے مطالعہ فرمائیں۔

اشتہار فتح الاسلام ۱۸۹۳ء صفحہ ۲۔ "اب یاد رہے کہ پیشگوئی میں فریق مخالف کے لفظ سے جس کے لئے ہاویہ یا ذلت کا وعدہ تھا ایک گروہ مُراد ہے۔ جو اس بحث سے تعلق رکھتا تھا۔ خواہ خود بحث کرنے والا تھا یا معاون یا حامی۔ یا سرگروہ تھا۔ ہاں مقدم سب سے ڈپٹی عبداللہ آتھم تھا۔ کیونکہ وہی دوسرے عیسائیوں کی طرف سے منتخب ہوکر ۱۵ دن جھگڑتا رہا۔ مگر درحقیقت اس لفظ کے حقدار دوسرے معاون اور محرک اور اُن کے سرگروہ بھی تھے۔ کیونکہ عرفاً فریق اس تمام گروہ کا نام ہے۔ جو ایک قوم بالمقابل کرنے والا یا اس کام کا معاون یا اس کام کا بانی یا مجوز یا حامی ہے۔ اور پیشگوئی کی کسی عبارت میں یہہ نہیں لکھا گیا کہ فریق سے مراد صرف عبداللہ آتھم ہے۔ اور دیکھئے رسالہ فتح الاسلام حاشیہ نمبر صفحہ ۱۵ سطرہ میں۔" اور اس ہماری تحریر سے کوئی یہہ خیال نہ کرے کہ جو ہونا تھا وہ سب ہوچکا اور آگے کچھ نہیں کیونکہ آئندہ کے لئے الہام میں یہہ بشارتیں ہیں (عربی) جس کا ترجمہ یہہ ہے۔ یعنے مخالف فاش شکستوں سے پارہ پارہ ہوجاویں گے اور اس دن مومن خوش ہونگے۔ پہلا گروہ بھی اور پچھلا بھی پس یقیناً سمجھو۔ کہ وہ دن آنے والے ہیں کہ وہ سب باتیں پوری ہونگی جو اُنہی الہام میں آچکیں ہیں دشمن شرمندہ ہوگا۔ اور مخالف ذلت اُٹھائیگا" اسی رسالہ کے اسی صفحہ کی سطر ۱۰ میں کاشش ہمارے

مخالف[1] کے حصہ ڈاکٹر مارٹین کلارک صاحب اس بات کو غور سے سمجھیں اور اپنی تار کو جو ہماری طرف بھیجی تھی واپس لیں اور ذرا ایک منٹ کے لئے عقلمندی کو کام میں لاکر سوچیں کہ پیشگوئی کے بعد کس فریق پر میعاد کے اندر عام مصیبتیں اور ذلتیں پڑیں"۔ دیکھئے رسالہ فتح الاسلام صفحہ ۱۰ مضمون تنبیہہ سطر ۹ (یہاں اپنی زبان سے اقبال کر رہے ہیں) "یہہ بھی نہایت درجہ کی غلطی ہی کہ فریق مخالف میں سے بار بار صرف اس شخص کا ذکر کیا جاتا ہی جو اُن میں سے اُن کے مشورہ اور اتفاق رائے سے بحث کے لئے منتخب کیا گیا تھا۔ اور جو باقی اس فریق کے اشخاص ہیں۔ اُن لوگوں کا کوئی نام بھی نہیں لیتا +

ہم ایسے لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا ہمارے الہام میں حاویہ اور ذلت کے وعدہ پر صرف مسٹر عبداللہ آتھم کا نام تھا یا وہ الہام عام طور پر فریق کے لفظ سے ذکر کیا گیا تھا۔ اگر الہامی الفاظ میں فریق کا لفظ ہی۔ تو کیوں فریق کا لفظ صرف عبداللہ آتھم کے وجود پر محدود کیا جاتا ہی؟ اور کیوں تمام واقعات کو یکجا نظر سے دیکھا نہیں جاتا؟ کیا مسٹر عبداللہ آتھم نے مستقل طور پر بغیر کسی فریق قائم ہونے کے آپ ہی بحث کی تھی۔ اور کوئی اُسکا معاون اور سرگروہ نہ تھا۔ اور اگر ایک فریق مخالف قائم ہو کر اس فریق کے انتخاب سے مسٹر عبداللہ آتھم بحث کے لئے چُنے گئے تھے۔ تو پھر اُس فریق کو باوجودیکہ الہامی عبارت میں داخل ہی۔ کیوں باہر رکھا جاتا ہی؟

لوٹ سلہ اگر خدانخواستہ اس دجالی الہام کیموافق ڈاکٹر ہنری کلارک جو کہ مخالفوں کے گروہ میں سے ایک ہی۔ گذر جاتے تو یہہ قادیانی دجال اپنی جبلی عادت کیموافق اشتہار پر اشتہار دے مارتے اور ہزاروں کی تھیلیاں لوگوں کو قسم کھلانے کیخاطر سربازار اُچھالتے اور اب بیان عدالت میں تھوڑی سی سزا کیخاطر نعوذ باللہ کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں کہ ہم نے ہرگز پیشگوئی نہیں کی کہ ڈاکٹر کلارک مرجائینگے سبحان اللہ کیا سچا الہام ہی۔ کیوں اُسپر قیام و قرار نہیں۔ اور یہاں یہی وجہ کہ الہام شیطانی ہی۔

ہر ایک منصف پر لازم ہی کہ الہام کے اصل الفاظ کی پیروی کرے۔ نہ کہ اپنے خیال کے موافق کوئی نیا الہام بنا دے ہم کو ایسے لوگوں پر بڑا ہی تعجب آتا ہی۔ کہ جو ناحق بے وجہ صرف مسٹر عبداللہ آتھم تک الہامی پیشگوئی کو محدود رکھتے ہیں اور فریق کے لفظ کو غور سے نہیں دیکھتے[5] اور نیچے جو الہامی عبارت میں مخالف فریق کے لفظ سے منسوب کئے گئے ہیں اور اُن کو اپنی ضمیر بے تمیز کے موافق حاویہ میں ڈال چکے ہیں حسب ذیل نمبر میں مندرج ہیں۔ دیکھئے رسالہ فتح الاسلام صفحہ ۷ و ۸ سطر آخری۔ "یہہ تو مسٹر عبداللہ آتھم کا حال ہوا۔ مگر اُس کے باقی رفیق بھی جو فریق بحث کے لفظ میں داخل ہیں اور جنگ مقدس کے مباحثہ سے تعلق رکھتے تھے۔ خواہ تعلق اعانت کا تھا یا بانی کار ہونے کا یا تجویز بحث یا حامی ہونے کا یا سرگروہ ہونے کا۔ ان میں سے کوئی بھی اثر حاویہ سے خالی نہ رہا اور اُن سب نے میعاد کے اندر اپنی اپنی حالت کیموافق حاویہ کا مزا دیکھ لیا"۔ مسٹر عبداللہ آتھم صاحب نے بخیال مرزا حاویہ دیکھا۔ صفحہ ۷ آخری سطر۔ رسالہ فتح الاسلام۔

"چنانچہ اول خدا تعالے نے پادری رائٹ صاحب کو لیا جو دراصل اپنے رتبہ اور منصب کے لحاظ سے اس جماعت کا سرگروہ تھا اور وہ عین جوانی میں ایک ناگہانی موت سے اس جہان سے گذر گیا"۔ پادری رائٹ صاحب کے مرنے کا غم ڈاکٹر کلارک صاحب کو ہوا۔ یہہ ہی ان کے لئے حاویہ قرار دیا +

(۴) پادری ٹامس ہاول صاحب بھی ایسی سخت بیماری میں پڑ کر ایک مدت کے بعد مرمر کے بچا۔ رسالہ فتح الاسلام صفحہ ۸ سطر ۸ +

(۵) اور پادری عبداللہ بھی سخت بیماریوں سے

نوٹ سلہ یہاں بھی خود اقرار کر رہے ہیں کہ صرف مسٹر عبداللہ آتھم ہی اس پیشگوئی میں شریک نہیں بلکہ ڈاکٹر مارٹین وغیرہ جتنی فہرست مضمون بالا میں درج ہیں

حاویہ میں گھرا +

(۶) پادری مولوی عمادالدین صاحب لاہز نورالحق کے جواب سے عاجز آنے پر حاویہ میں رہے بخیال مرزا قادیانی +

(۷) "پادری فورمن صاحب لاہور میں فوت ہوئے"۔ سراسر جھوٹ۔ پادری فورمن صاحب لاہور میں فوت نہیں ہوئے جب سنتار پادری فورمن صاحب کے لاہور میں لاکر دفن کئے گئے۔ لیکن فوت پہاڑ پر ہوئے تھے یہہ مرزا صاحب کا ہی الہام ہی جو جھوٹ سر عام بولتے ہیں اور شرماتے نہیں۔ ڈاکٹر یوحنا صاحب۔ یہہ بھی بخیال مرزا قادیاں فوت ہوئے۔ اب اس پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور کا قیمتی فیصلہ بغور ملاحظہ ہو۔ جس کو ہم نے کسی قدر اختصار کر کے لکھا ہی +

فیصلہ

رسالہ البریت صفحہ ۲۶۰ سطر ۱۲۔ "لفظ ضعیف آدمی کو خدا بنانا صاف طور سے فریق کا تعلق عیسائی گروہ سے ظاہر کرتے ہیں جس فریق میں سے ڈاکٹر کلارک صاحب بھی ہیں۔ قیاساً وہ شخص جس کا بعد ازاں ذکر ہی مرزا صاحب تھے۔ مرزا صاحب اس سے انکار کرتے ہیں کہ الفاظ فریق اور شخص کا اطلاق کسی خاص شخص پر تھا۔ اور بیان کرتے ہیں کہ ہر صورت میں صرف اُن کا اشارہ عبداللہ آتھم سے تھا نہ ڈاکٹر کلارک صاحب سے۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ وہ الفاظ جو اُنکی طرف سے استعمال کئے گئے ہیں۔ اس بات کی تائید نہیں کرتے۔ مگر میعاد متعینہ گذر چکی ہی۔ اور اب پیشگوئی غیر متعلق ہی"۔ دستخط۔ ایم۔ ڈبلیو۔ ڈگلس

نوٹ سلہ پہلے بھی مسٹر ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کی تہ دل سے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے بہت سے لوگوں کی جانوں کو اس خونخوار مسیح قادیانی کی خونی پیشگوئیوں سے آئندہ کیلئے ایک زبردست حکم سے محفوظ میں پٹے سے بچا لیا ہی۔ ورنہ خطرہ تھا کہ صاحب بہادر کو اسکے بعد بھی ایسا ہی الہام تیار ہوتا۔ دیکھو شہادت ایک بزرگ کی تو اخبار چودھویں [illegible]

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور ۲۳ اگست ۱۸۹۵ء۔ یہہ ایک بے طرفدار حاکم کا فیصلہ ہی۔ واقعی میعاد گذر چلی تھی۔ جو ۵ جون ۱۸۹۳ء سے ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک ایک خاص میعاد تھی۔ لیکن اس مقررہ اور متعینہ وقت میں آدمی تو درکنار اگر عیسائیوں کے ہاں کوئی قضا کار کتا بھی مرگیا ہی تو وہ بھی مرزا قادیانی صاحب کا الہام سمجھا گیا ہی۔ الہام نہ ہوا شیطانی آنت ہوئی۔ جسکے رگ و ریشہ کل دنیا میں پھیل گئے ہیں۔ مجسٹریٹ صاحب بہادر اپنی قلم سے صاف طور پر فریق کا تعلق عیسائی گروہ سے ظاہر کرتے ہیں جس فریق میں سے ڈاکٹر کلارک صاحب بھی ہیں تسلیم کیا ہی +

اب ناظرین انصاف کی نظر سے دیکھیں کہ دروغ گورا حافظہ نباشد۔ کس شخص پر اطلاق کرتا ہی۔ ہم صرف انجیل مقدس کا ایک فتویٰ دکھاتے ہیں۔ جو ٹھیک مرزا قادیانی کے حال کے موافق پاتے ہیں۔ متی رسول کی انجیل ۱۲: ۳۷ آیت سے ثابت ہی۔ کیونکہ تو اپنی باتوں ہی سے راستکار گنا جاویگا۔ اور اپنی باتوں ہی سے گنہگار ٹھہریگا۔

(راقم۔ پنجابی۔ دانشیر)

عیسائی نوکر

ای ناظرین اگر آپ کی نظر اس مضمون پر پڑے۔ تو آپ سے یہہ غرض ہی کہ اگر اس پر عمل کرنے کا خیال نہیں کرتے تو اسکو ہرگز نہ پڑھیں۔ ورنہ اگر آپ اس کو اس خیال سے پڑھنا چاہتے ہیں کہ اسپر سوچیں اور واجب خیال کریں اور عمل بھی کریں تو شوق سے آخر تک پڑھیں یہہ مضمون کچھ عجیب نظر آتا ہی۔ مگر خیال کریں کہ آجکل عیسائیوں کا شمار بہت ہی بڑھ رہا ہی۔ اور اگر آپ اس مضمون پر بغیر تعصب اور خود غرضی کے نظر کریں تو وہ دن قریب آگیا ہی۔ جب آپ اُن کی امداد اچھی طرح سے کر سکیں گے +

پیشتر اس کے کہ عیسائی نوکروں کے برخلاف جو اعتراض ہیں۔ اُن کا جواب دیا جاوے۔ کمترین یہہ مناسب خیال کرتا ہی کہ عیسائی نوکر رکھنے کے فوائد سرسری طور پر بیان کئے جاویں۔ اس لئے کہ اگر آپ فوائد کے قائل ہوگئے۔ تو اعتراض وغیرہ کو برطرف کریں گے۔

عیسائی نوکروں سے میری مراد وہ نوکر نہیں جو روٹی کی خاطر عیسائی بنے ہیں۔ یا وہ جو صاحب بہادروں کے سر چڑہائے ہوئے ہیں۔ بلکہ وہ نوکر جو حقیقی عیسائی ہیں اور حقیقی مسیحیت کو تو غریبی چھپا سکتی ہی نہیں۔ اس مضمون میں ایسے ہی نوکروں کی بابت خیال کیا جاویگا۔

(۱) بائبل کے ثبوت۔ پیدایش ۳۰: ۲۷۔ تب اُس نے کہا کہ میں نے دریافت کیا ہی۔ کہ خداوند نے تیرے سبب سے مجھ کو برکت بخشی ہی۔ یہہ کلام یعقوب سے کہا گیا تھا۔ خدا کا ان الفاظ کے لکھنے کا ضرور کچھ مطلب ہوگا۔ اور پہلی نظر میں ظاہر ہو جاتا ہی۔ کہ خدا ایک بُت پرست کو بھی (جن پر خدا کی ہمیشہ سے لعنت رہی ہی اور اب بھی ہی۔ اور تاریخی ثبوت سے صاف ظاہر ہی۔) برکت دیتا ہی۔ اگر اُس کے ہاں ایک خدا کا بندہ نوکر ہو تو کیا تم کو جو خود عیسائی ہو اگر تم سچے عیسائی کو نوکر رکھو وہ برکت نہ دیگا۔ سوال ہو سکتا ہی کہ تم کس طرح یعقوب کو تمام عیسائی نوکروں سے تشبیہہ دیتے ہو۔ جواب کے لئے دیکھو یعقوب کا خط ۵/۱۷ جہاں وہ ایلیاس کا عام عیسائیوں سے مقابلہ کرتا ہی اور اس خط ۲: ۱-۱۰ کو غور سے پڑھو۔ انگریزی میں دیکھو تو اچھا ہی اور نویں آیت میں لفظ پرسن (Person) کا خیال کرو۔ اور اگر اس سے خاطر جمع نہ ہو تو اپنی بائبل میں اس بات کو اچھی طرح مقابلے کے لئے دیکھو پیدایش ۳۹: ۲، ۳، ۵، ۶۔

کیوں صاحب! یہہ تو یعقوب نہ تھا۔ اور ایک عام آدمی کی طرح تھا۔ جس پر خدا کی روح تھی جو ہر عیسائی میں ہونی ضرور ہی۔ عجب بات ہی کہ اس مصری نے بھی یہہ دریافت کیا کہ خدا اس عبرانی کی خاطر مجھے برکت دے رہا ہی۔ صاحب ہمارا وہ ہی خدا ہی۔ اُس نے ہی برکت حاصل کرنے کے لئے یہہ لکھوایا ہی۔ پس اب اگر ہو سکے تو خدا سے اور زیادہ روحانی اور جسمانی برکت حاصل کریں۔ میرے لئے تو کتاب مقدس کی دلیل کافی ہی۔ اور اگر گلیڈسٹون بھی اس کی تردید کرے۔ تو ہرگز نہ مانو۔ مگر خیر آپ اس کو اور سوچیں۔ اور اس بات کی تہ کو پہنچنے کی کوشش کریں۔ کہ کیوں عیسائی نوکر کی خاطر اس کے آقا کو برکت حاصل ہوتی ہی۔ +

(۲) جو خدا کے برگزیدوں کی امداد کرے خدا اُس کی امداد کرے گا۔ آپ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ مسیحیوں کو خدا نے کیسے پیار کے لفظوں سے انجیل میں خطاب کیا خدا کے فرزند۔ برگزیدہ۔ وعدہ کے فرزند وغیرہ وغیرہ الفاظ بیسیوں جگہ استعمال ہوئے ہیں۔ اور اگر یہہ سچ ہی۔ اور خدا جھوٹ نہیں بولتا۔ (جو کئی صاف کہتے تو نہیں۔ مگر درحقیقت عمل سے یہی ثابت کرتے ہیں) تو وہ کیونکر اُس آقا کو برکت نہ دیگا۔ جو اُس کے برگزیدہ میں سے ایک کی امداد کرتا ہی۔ اور اُسکو اپنا نوکر بنا رکھا ہی۔ اور مہربانی سے پیش آتا ہی۔ جب دنیا میں ماباپ ان لڑکوں کی ہر طور سے خیر خواہی چاہتے ہیں جو اُن کے لڑکوں کو نوکر رکھتے ہیں تو ہمارا آسمانی باپ اُن پر کیوں نہ برکت پر برکت نازل کریگا۔ جو اُس کے برگزیدوں کا خیال رکھتے ہیں +

(۳) عیسائی نوکر کے ساتھ مسیح ہمیشہ ہی۔

اور اسلئے ضرور ہی کہ وہ خود اوروں سے بہتر ہو۔ اگر آپ عیسائی ہیں اور مانتے ہیں کہ مسیح اپنے بندوں کے ساتھ "اب سے لیکر ہمیشہ تک ہی" (روح القدس

کے وسیلے سے) تو عیسائی نوکر عام نوکر سے ضرور اچھا ہوگا۔" اس لئے کہ اُس کی مدد خدا سے ہے" اور وہ نوکر صرف اکیلا نہیں۔ مگر اُس نوکر کا ایک بڑا بھاری مددگار ہے۔ جو ہمیشہ اُس کی مدد کرے گا۔ اور اُس کو موقعہ پر خاص عقل دیگا۔ اور چاہے وہ نوکر بے عقل ہو مگر تاہم اپنے ساتھی ہوشیار (Intellectual) غیر مذہب نوکر سے ضرور عقل زیادہ رکھیگا۔ اسلئے کہ" خدا اس کی پُشت پناہ ہے" +

موڈی صاحب نے انگلینڈ میں ایک لکچر میں فرمایا تھا۔ کہ ایک امیر آدمی جب ایک عیسائی سے دہریّاپن کی باتیں کرنے لگا تو اپنے نوکر کو حکم دیا کہ کمرہ سے باہر چلا جائے۔ اِس پر عیسائی نے پوچھا کہ کیوں صاحب نوکر کو کیوں نکال دیا۔ جواب دیا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر یہہ میری رائے اختیار کرے گا تو کسی دِن میرے روپے کی خاطر میری جان لے لیگا۔" اس شخص نے یہہ عقل کی بات کہی تھی۔ اِس لئے کہ وہ جانتا تھا۔ کہ جس کو خدا کا خوف نہیں اور نہ ہی حشر کا تو وہ خون کرنا بڑی بات نہیں سمجھتا۔ یہہ بات تواریخ میں ثبوت پاچکی ہے اور ایسی کئی مثالیں دکھا سکتی ہیں۔ ہمارے بھی ملک میں اِس بات کا کافی ثبوت غدر کے دنوں میں ملاہے مسلمان نوکروں نے اپنے مہربان آقاؤں کا خود سر کاٹا ہے اور اِن کے عزیز او رپیاروں کو اُن کی آنکھوں کے سامنے بے حرمت کیا ہے۔ کیا کوئی عیسائی نوکر سے ایسی اُمّید رکھہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ غدر ہر روز تو نہیں ہوتا مگر بلوہ وغیرہ تو آئے دن کی باتیں ہیں خدا کی روح عجب طاقت والی ہے اور بے علم کے لئے علم اور دنیا کی تمام بیہودہ عقل سے زیادہ ہے۔ اب ہم اِس سوال کو دنیاوی طور سے سوچیں گے +

(۴) عیسائی نوکر۔ ہر طرح ایک بہتر نوکر ہوتا ہے اسبات کو ہم صرف دو تین طرح سے ثبوت کریں گے +

(ا) وہ زیادہ صفائی پسند اور مہذب ہوتا ہے عیسائیوں کی صفائی تو اس انگریزی مثل کو ثابت کرتی ہے کہ Cleanliness is next to Godliness (خدا پرست اکثر صفائی پرست ہوتا ہے) اس بات کا ثبوت ہم روز پاتے ہیں۔ ایک عیسائی غریب جسکی تنخواہ صرف پانچ روپے ہو اُس کے کپڑوں کا مقابلہ اسی حیثیت کے غیر قوم سے کرو اور آپ کو فرق صاف معلوم ہو جائیگا اور تہذیب کا خیال ہے تو ایک عام عیسائی گنوار کا مقابلہ غیر قوم کے ساتھ کرو اور فرق صاف عیاں ہو جائیگا میری مُراد تہذیب سے خوشامد کی نہیں ہے۔ اِس میں تو بڑھے ہوئے غیر قوم بہت سبقت لیگئے ہیں۔ جبتک عیسائیوں کے لڑکوں کو کم از کم سلام (Thanks) تو ضرور سکھایا جاتا ہے۔ جو کہ مڈل پاس دہقان لڑکوں کو بہت کم آتا ہے۔ آپ میں سے جن کو عیسائی گاؤں میں جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہ اِس مقابلہ کو بہت اچھی طور سے کرسکتے ہیں۔ آسام میں ایک عیسائی گاؤں کی صفائی وغیرہ کو دیکھکر ایک انگریز ڈپٹی کمشنر نے اپنی رپورٹ میں صاف لکھا کہ کیا ہی عمدہ ہو اگر اِس قسم کی صفائی اور عمدہ گاؤں میرے علاقہ میں اور بہت سے ہوں اور اِس قسم کی صاف سڑکیں اور صاف لڑکیاں لڑکے وغیرہ دِل کو خوشی دیں +

(ب) عیسائی زیادہ دلیر اور قوی ہیکل ہوتے ہیں اور موقعہ پر کام آتے ہیں +

مذہب کے بدلنے سے دلیری میں فرق آنا ایک عجب مگر تاہم درست بات ہے۔ اِس بات کی کئی وجہ ہیں مثلاً۔ کھانا۔ پینا۔ ایمان مذہب کی اتحاد پیدا کرنیوالی طاقت (Uniting Power) کپڑا۔ دستور صحبت وغیرہ۔ تمام چیزیں انسان کی چال چلن (Character) پر عجب اثر رکھتی ہیں۔ (ہر ایک کے ثبوت دئے جاسکتے ہیں مگر جگہ کی تنگی ہے۔) بنگال کے مسلمانوں کا حال دیکھو جو پہلے ہندو تھے۔ اب مذہب کے تبدیل ہونے کی وجہ سے ہندوؤں کے سر پر چڑھے ہوئے ہیں۔ چوہڑے جو بڑے مشہور ڈرپوک گنے جاتے ہیں۔ مذہبی سکھ بنتے ہیں پلٹن میں لئے جاتے ہیں۔ اور دیگر سکھوں کی طرح بہادری سے جنگ کرتے ہیں آپ لوگوں کو دیسی عیسائیوں کی بہادری جو اُنہوں نے الہ آباد اور فرخ آباد (رکھہ) میں باغیوں کے برخلاف ۵۷ء میں دکھائی تھی ضرور یاد ہوگی۔ عیسائی مذہب بھی دلیری دینے میں دنیا کے تمام مذہبوں پر سبقت لیگیا ہے۔ آپ لوگوں کو مانٹی نیگرو اور سرویا کے عیسائیوں کی دلیری اچھی طرح سے معلوم ہے اور کریٹ کے عیسائیوں کی آزادی کی کوشش بہادروں اور دلاوروں کو شرمندہ کرتی ہے۔ ہمیں شرم آتی ہے جب ہم سنتے ہیں کہ دس اور بارہ برس کے لڑکے آزادی کے واسطے چھرے اور پستول وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں۔ ایسی باتیں وغیرہ دیکھکر ہر بے تعصب اِنسان کو کہنا پڑتا ہے کہ عیسائی مذہب میں ایسا جادو ہے کہ کوئی ملک جو بالکل عیسائیوں کا ہے کسی غیر سلطنت کے قبضہ میں ہرگز رہ نہیں سکتا۔ ہمارے حاکم اسبات کو بخوبی جانتے اور مانتے ہیں کہ اگر ہندوستان نصف یا تین چوتھائی عیسائی ہو جائے تو انکو ہندوستانیوں کو سلف گورنمنٹ دینی پڑیگی۔ جنہوں نے کہ اضلاع متحدہ امریکہ کی آزادی کی اصل تواریخ پڑھی ہے صرف وہ ہی جانتے ہیں کہ مسیحی مذہب میں فرنچ۔ انگریز۔ آئرش ڈچ۔ جرمن وغیرہ کے باہم ملانے کی کیا طاقت ہے۔ کس طرح آزادی کے خیال اُن میں جوش مارتے ہونگے جو ننگے پاؤں کانپتے ہوئے امریکہ کی سردی میں جنگلوں میں گھومتے پھرتے تھے۔ انکا مفصل حال پڑھکر ہر ایک

ذی عقل انسان یہہ کہیگا کہ عیسائیوں پر ظلم سے حکومت کرنا ناممکن بات ہے۔

وہ لڑکا جو بچپن سے بھوت پریت کے خیال سے ڈرایا جاتا ہے اور نصیب کو خوب مانتا ہے کس طرح اُس عیسائی لڑکے کا مقابلہ کرسکتا ہے جو بچپن سے خدا پر اعتماد رکھتا ہے اور جو لڑتے وقت (وا جب لڑائی میں) "رب الافواج کے نام سے آتا ہے"۔ داؤد کیا اپنے بھائیوں کے ساتھ ہر بات میں شریک نہیں تھا۔ تو سوچو وہ کونسی عجیب چیز تھی جس نے اُس نوجوان کو ایک دیو ہیکل کے مقابلہ کی طاقت دی۔ کیا وہ ایمان نہیں تھا؟ داؤد کو چھوڑو۔ اِس صدی کے مشہور مسیحی General Gordon جنرل گارڈن۔ کی مسیحی دلیری کی بابت آپ نے سنا ہوگا کہ وہ کس طرح چین میں بغیر مسلح ایک لکڑی لئے ہوئے میدانِ جنگ میں پھرتا تھا اور بعد ازاں اس لکڑی کو چینی جادو کی لکڑی خیال کرنے لگے۔ اگر آپ نے جنرل گارڈن کی زندگی نہیں پڑھی تو ضرور پڑھیں۔ اور اس میں آپ کو مسیحی بہادری اور مسیحی ایمان کی ایک بے نظیر مثال ملیگی۔ عیسائی مذہب کا کاریکٹر پر اثر ایک ایسا مضمون ہے جس پر ہزاروں کتابیں لکھی جاسکتی ہیں (اور بھی ہیں) اور عمدہ عمدہ آرٹیکل لکھے جاسکتے ہیں مگر ہمارا مطلب تو صرف سرسری نظر سے ہے اور اس لئے اپنے وعدے کا صرف سرسری ثبوت دیا ہے۔

(ج) عیسائی نوکر پر اعتماد رکھ سکتے ہو؟

اگر عیسائی نوکر ہوگا تو نہ تو خود چور ہوگا اور نہ اُسکا چوروں سے ملنے کا کوئی اندیشہ ہے۔ پولیس والے سب سے پہلے نوکروں کی تفتیش کرتے ہیں اور یہہ بات صاف بتلاتی ہے کہ نوکر چوریوں میں کس قدر شریک ہوتے ہیں۔ ناظرین میں سے کئی ہونگے جنکو تجربہ ہوا ہوگا۔ (میں تو کائی ہوچکا) بد نوکروں نے ہزاروں روپے چرالئے ہیں یا چوروں کے حوالے کئے ہیں۔ ہزاروں رو رو بیٹھے ہیں۔ پس اے دوست تم ان سے تجربہ حاصل کرو۔ پیشتر اس کے کہ اپنا گھر لٹاؤ۔ اگر بڑی چوری نہیں تو چھوٹی میں تو شک ہی نہیں۔ انہیں روپیہ میں ا۲ تو شرع (الگہر کی) ابھی روا رکھی ہے۔ اس طرح کی چوریوں کا ظاہرا تو پتا نہیں لگتا۔ مگر حقیقتاً خاصہ خسارہ پڑتا ہے۔ انگریزوں کے خانساموں سے دریافت کرنے سے یہہ صاف معلوم ہو جائیگا۔ آنحضرت کی بابت سنا ہوگا جو ایک صاحب سے دو دو پیسے کے بار ہاؤں مصالح ہر روز گنا تے تھے۔ ۱۰ار سیر گوشت اور ۱۵ار سیر کی مچھلی لاتے تھے۔ اور ہر روز چھ بار برانڈے کے سامنے وقتِ نماز میں ۱½ بالشت کی ڈاڑھی کو زمین سے گھسراتے تھے۔ اِس قدر دلیبوں کے تو لوٹ ہو نہیں سکتی۔ مگر ہر مہینہ تین یا چار روپے تو ازت ہوتے ہی ہیں۔ ہر وقت نوکر کا خیال رکھنا بھی ایک جنجال ہے۔ تجربہ کار یہہ سب جانتا ہے مگر پھر بھی عیسائی نوکر رکھنے قباحت خیال کرتا ہے۔ روپیہ یا ڈیڑھ کا خیال کرکے پانچ سے ... ۵ تک کا نقصان اُٹھاتا ہے۔ اگر نوکر پر اعتماد رکھ سکو تو ایسا ہی آرام دیتا ہے گویا وہ گھر والوں میں سے ایک ہوجاتا ہے۔

کونسا مذہب اپنے پیرو نکو مذہبی بنیاد پر اپنے آقاؤں کی عزت کا حکم دیتا ہے۔ ولایت میں عیسائی نوکروں کو اوروں پر ہزاروں گنا ترجیح دیجاتی ہے۔ کیوں صاحب کیوں نہو۔ اگر عیسائی مذہب میں انسانکو بالکل تبدیل کرنیکی طاقت نہو (جو کسی اور مذہب میں نہیں ہے) تو اس مذہب کی خوبی ہی کیا۔

پس ای ناظرین ان فوائد کو ذرا غور اور بے تعصبی کی راہ سے دیکھو اور اسپر عمل کرو۔ خیال کرو کہ خدا نے تمہارے ہی فایدے کیواسطے اس کتاب بے بہا میں عیسائی نوکر کی بابت لکھا ہے۔ اور برکتوں کا ذکر صاف صاف کیا ہے۔ یہہ سب تمہارے لئے ہے۔ پس آؤ اور برکت حاصل کرو ✦

الراقـــــم

آپکا مسیح میں خادم الخدام

دینی خبریں

گورنمنٹ ہائی سکول بلند شہر کے ایک مسیحی طالب علم نے بنام منظور الحق نے اس سال خوشخط لکھنے کے باعث انسپیکٹر صاحب سے مبلغ (۵) روپے حاصل کئے۔ شاباش !!!

ڈاکٹر گلفرڈ صاحب نے اپنے درس میں جو انہوں نے گذرے مہینے فری چرچ کونسل برسٹل میں دیا۔ انگریزی بولنے والے مسیحیوں کا شمار اس طرح بیان کیا۔ انگلیکن تیس لاکھ میتھوڈسٹ سترہ لاکھ بپٹسٹ چالیس لاکھ پریسبیٹیرین تیس لاکھ کانگریگیشنلسٹ دس لاکھ اور دیگر کلیساؤں کے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ✦

مدراس کی نیٹو کرسچن ایسوسی ایشن نے سال گذشتہ میں چندرا راما بائی کی قحط زدہ مستورات کے لئے آٹھ سو بیس روپیہ اور ڈائمنڈ جوبلی کے ایڈریس کیلئے چار سو روپے اور لایق مسیحی طالب علم کو سال بسال ایک تمغہ دینے کے لئے قریب ڈیڑھ ہزار روپیہ جمع کیا۔ پنجاب کرسچن ایسوسی ایشن کو غور کرنا چاہئے ✦

سنہ ۱۹۰۰ کے ماہ اپریل میں امریکہ کے شہر نیویارک میں ایک مشنری کانفرنس منعقد ہونے والی ہے

جس میں موجودہ صدی کے مشنری کام کی ترقی کا خلاصہ پیش کیا جاویگا۔ اور آئندہ کے لئے عملی تجاویز پر غور کیجاویگی مختلف مشنوں کے ڈیلی گیٹ اس میں شریک ہونگے اور اپنے اپنے تجربہ سے مشنری کام کی مشکلات یا اُمید افزا نشانات کا ذکر کریں گے ۔ (اپیی)

روحانی زندگی کی ترقی کے لئے سیلسبری کی سالانہ کنوینشن ۳۱ مئی اور منگل کے روز شروع ہوکے دوسری جون تک رہیگی ۔ اُمید کیجاتی ہے کہ تقریر کرنیوالے ۔ لکھنؤ کلکتہ ۔ مدراس اور امرتسر سے تشریف لاویں گے۔

ڈاکٹر ینگسن صاحب نے ۱۸۹۷ء کے آخری چھ ہفتوں میں اور ۱۸۹۸ء کے پہلے روز سیالکوٹ شہر میں ۸۹ اشخاص کو حسب تفصیل ذیل مندرنامی گائوں ۱۵ کو رڈس میں ۸ کو کروال میں ۴۲ کو کنلوک میں ۵ کو کہتلا میں ۲ کو جموں شہر میں ۸ اکو اور سٹریال میں ۴۰ کو بپتسمہ دیا +

اِڈِنبرگ یونیورسٹی کیطرف سے جیپور کے پادری جارج مکلستہ صاحب کو اور ایبرڈین کی طرف سے اودھیپور کے ڈاکٹر شیپرڈ صاحب کو ڈی ۔ ڈی اور مدراس کرسچن کالج کے پادری جارج کوپر صاحب کو ایل ۔ ایل ۔ ڈی کی ڈگری عطا ہوئی ہے +

اگرچہ سیلف سپورٹ کی نسبت کلیساؤں میں کوئی ظاہرا ترقی نظر نہیں آتی ۔ مگر توبھی پچھلے چار سالوں میں ایسی کلیساؤں کا چندہ ساٹھ فیصدی کے حساب سے بڑھ گیا ہے ۔ گرتوبھی ہند کی کلیسائیں مصر کی کلیسیاؤں سے بہت پیچھے پڑی ہوئی ہیں ۔ اگرچہ مصر میں چھوٹی چھوٹی کلیسائیں ہیں مگر توبھی مصر میں ہندوستان سے ۲۳ گنا زیادہ چندہ جمع ہوتا ہے +

سرکاری خبریں

صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو حکم ہوا ہے کہ اُن آٹھ اشخاص کی وجہ مرگ کی نسبت جو چھرہ کے زخموں سے گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور کے حال کے بلوہ میں مارے گئے ہیں زیر دفعہ ۱۷۴ ضابطہ فوجداری تحقیقات کریں

۲ مئی ۱۸۹۸ء +

پنڈت جانکی پرشاد ۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

مورخہ ۳۰ اپریل ۱۸۹۸ء عیسوی

ترجمہ چٹھی نمبر ۸۰۰ منجانب ایچ ۔ جے مینارڈ صاحب جونیر سکرٹری ۔ گورنمنٹ پنجاب

بنام

صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت دہلی

میں حسب الہدایت آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ آپکی تحریر ظہری نمبری ۸۱ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۸۹۸ء موصول ہوئی ۔ جس کے ذریعہ آپ نے پنڈت شوچندر جینی ویدراج بوجہ جین کمیٹی دھرم پورہ جین دھرم سالہ دہلی کے عریضہ کا ایک فرد معہ اس رسالہ کے ایک فرد کے جو دہلی کے چند بیدوں نے تیار کیا تھا ارسال کی تھی اور ملتمس ہوں کہ جواب ہذا سے درخواست کنندہ کو مطلع کیا جاوے +

(۲) درخواست کنندہ اور اُن اشخاص نے جن کا وہ سرگروہ ہے ۔ جو خدمات دہلی میں وبا طاعون پھوٹ پڑنے کی صورت میں پیش کی ہیں اُن خدمات کا جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بڑی خوشی سے اعتراف فرماتے ہیں +

(۳) گورنمنٹ کا یہ منشا نہیں ہے کہ بیدوں و حکیموں کو اُن بیمار اشخاص کے معالجہ کے لئے مقرر کرے ۔ جو گورنمنٹ کے عملہ سے علاج کرانا چاہیں مگر وبا ِطاعون کے پھوٹ پڑنے کی صورت میں کوئی ایسی کوشش نہیں کی جاویگی کہ کوئی شخص ایسا طبی علاج کرانا یا ایسی دوا کھانا منظور کرے جس کی نسبت اُس کو یا اُس کی جانب سے اُس کے دوستوں کو کوئی اعتراض ہو اگرچہ دونوں اُن اشخاص کے لئے بہم پہنچائی جاویں گی ۔ جو اُن سے فائدہ اُٹھانے کے لئے رضامند ہوں ۔ پس جو بیمار کسی بید یا حکیم سے علاج کرانا پسند کرے ۔ اس کو اختیار ہوگا کہ ویسا ہی انتظام کرلے ۔ اور بیدوں اور حکیموں کو اُن مریضوں کا علاج کرنے کے لئے جو اُن سے معالجہ کرانے کے خواہشمند ہوں ۔ حتی الوسع سہولت دیجاوے گی ۔ اِس طرح پر درخواست کنندہ اور اُن اشخاص کے لئے جن کا وہ سرگروہ ہے ۔ ممکن ہوگا کہ وبا کے پھوٹ پڑنے کی صورت میں اپنے نیک ارادوں پر عملدرآمد کریں +

(۴) جو رسالہ عریضہ کے ہمراہ تھا اُس میں ایک ایسا ذکر ہے جس میں گورنمنٹ کے مشتہرہ انتظام کی نسبت غلط بیانی کی گئی ہے ۔ اور اس لئے اُس کی تردید ضروری ہے ۔ درخواست کنندگان ظاہر کرتے ہیں کہ وبا زدہ اشخاص کا اُن کے رشتہ داران کی نگرانی سے نکالا جانا تجویز کیا گیا ہے ۔ یہہ بات غلط ہے ۔ گورنمنٹ نے صریح طور پر مشتہر کردیا ہے کہ رفقا یا رشتہ داران کو مناسب تعداد میں مریض کے ہمراہ جانیکی اجازت ہوگی اور اس قاعدے سے انحراف کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے +

(۵) چونکہ اِن اُمور کی نسبت صریحاً غلط فہمی پائی

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لندن مئی ۲۔ اسواسطے کہ بدشگونی کے اظہارات نظر پڑ رہے ہیں سٹیڈرڈ میں ضابطہ جنگ کے اشتہارات دئے گئے ہیں۔ کل ایک بھیڑ نے آباپو تماشگاہ کے اندر زبردستی سے گھسنے کی کوشش کی مگر وہ ایسا کرنے سے باز رکھے گئے۔

یونائٹڈ سٹیٹس ٹریزری میں تخمینہ لگایا گیا ہی کہ آئندہ دو مہینوں میں جنگ کے باعث ۵ کروڑ ڈالر کی زیادتی خرچ میں ہوویگی۔ جس کے باعث خزانے کا تمام روپیہ ختم ہو جاوے گا۔ چنانچہ کانگرس سے درخواست کیگئی ہی کہ فوراً تمسک ناموں کی تجویز کیجاوے +

کلکتہ مئی ۳۔ کلکتہ میں ٹیکا (دانا کیولیشن) کا خوف گذشتہ دورونسے وبا کے خوف سے کہیں بڑھکر کلکتہ کے لوگوں کے دلوں پر طاری ہو رہا ہی۔ وہاں کے بدمعاش اس کی نسبت بڑی بڑی اور جھوٹی افواہیں اڑاتے پھرتے ہیں اور لوگوں سے روپے ڈرا ڈرا کر خوب اڑاتے ہیں۔ بنگالی اس قدر ڈرتے ہیں کہ بالکل گھر سے باہر نہیں جھانکتے۔ ہر کہیں نوکر فوجیز ہوتے جاتے ہیں اور بہت سے گھروں کا خانگی بندوبست بہت بگڑ رہا ہی +

۳ مئی کو دو علاقوں میں معاملات نے بہت سخت رُخ اختیار کیا ہی۔ ہوڑا میں کئی ہزار (مل) کارخانوں کے ملازم لاٹھی ڈانگ لیکر گلیوں میں جمع تھے۔ گورنمنٹ پلیڈر راے چندروت پر حملہ کیا گیا۔ بھیڑ منصف کی کچہری میں گھس گئی۔ فسادیوں نے کچہری کے عملہ کو زخمی کیا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مسلح پولیس کے ذریعے اس فساد کو رفع دفع کیا۔ کئی ہاٹ بند پڑی ہیں ایسٹ انڈین والنٹیرز کو حکم ہوا ہی کہ تیار رہیں۔ شہر میں کوئی بھی بازار ایسا نہیں ہی کہ جہاں لوگ فساد کی صورت اختیار کرتے معلوم نہیں ہوتے۔ ایک فسادی مسلمان گرفتار کیا گیا ہی جیتپور کیجانب ٹریم وے پر حملہ کیا گیا۔ سواریوں کو خوب ڈرایا اور گاڑیوں کو توڑنے پر آمادہ ہوئے۔

رنگون مئی ۳۔ اس جگہ کلکتہ میں وبا کے آنے کی خبر سنکر بڑی بے چینی پھیلی ہوئی ہی۔ آج میونسپل کے ایک اجلاس میں پریزیڈنٹ نے تجویز پیش کی ہی۔ کہ ایک خاص سب کمیٹی مقرر کیجاوے اور اس کو اختیار دیا جاوے کہ وہ وبا کو شہر رنگون سے باہر رکھنے کی کوشش کرے اور جس قدر خرچ ہو خرچ کرے۔ یہہ تجویز پاس ہوئی اور کمیٹی بنائی گئی ہی۔ پچاس ہزار روپیہ بطور پہلی مدد کے اس کے سپرد کیا گیا ہی +

لندن مئی ۴۔ خبر ہی کہ امریکہ کا جھنڈا منیلا میں پھیر رہا ہی۔

اخبار ٹائمس ایک تار آمدہ نیویارک میں شایع کرتا ہی کہ پریزیڈنٹ مکنلی جنگ کے خاتمہ تک جزائر فلپائن اپنے قبضہ میں رکھیں گے اور اگر سپین جنگ کا تاوان ادا نہ کرے تو وہ اُسکو کسی یورپ والی طاقت کے ہاتھ فروخت کریگا۔ انگلینڈ کو بیچنا زیادہ پسند کرے گا۔

میڈرڈ مئی ۴۔ سپین کی پارلیمینٹ کے کمرے میں بڑی سخت تشویش پھیلی ہوئی تھی۔ **وزیر اعظم** پر سخت حملہ کیا گیا۔ منیلا کی آفت کے سبب سے۔ وزیر اعظم نے جواباً اس معاملہ میں ذمہ واری کا انکار کیا۔ اور لوگوں سے اپیل کی کہ موجودہ صورت میں سپین کی عزت کو قایم رکھنے کے لئے دونوں فریق کا اتحاد ضروری ہی۔

وزیر اعظم کی سپیچ پرواویلا اور نفرین کی آوازیں بلند ہوئیں۔ جس کے ساتھ للکار اور چیرز کی آوازیں ملی جلی تھیں۔ ایک سپیکر نے علانیہ سلطنت کی بدنامی کی۔ اور کہا کہ جو شخص موجودہ بندوبست کو برباد کریگا وہ پورا حب الوطن کہلاویگا۔

لندن مئی ۵۔ سپین کی بحری فوج معلوم نہیں کہ کہاں ہی۔ مگر تازہ خبروں کے مطابق دونوں فوجیں (امریکہ اور سپین کی) مقام کاڈز میں ملنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

لندن مئی ۶۔ کوئی خبر سپین یا امریکہ کی بحری فوجوں کی نہیں پہنچی ہی +

یورپ کی طاقتیں سپین اور امریکے درمیان بیچ بچاؤ کی صورت پیدا کرنے کے مشتاق ہیں مگر انگلینڈ اس میں دخل دینے سے راضی نہیں ہی۔ اس سبب سے کہ امریکہ ایسی کارروائی پر اعتراض کرے گا +

کلکتہ مئی ۶۔ سرکاری خبر سے معلوم ہوا ہی کہ اس جگہ وبا سے ایک موت ہوئی ہی۔ اور کل ایک واردات ہوئی ہی۔ ٹیکا لگانا بند ہی +

بمبئی مئی ۷۔ وبا یہاں کم ہوتی جاتی ہی کل ۳۷ واردات ہوئیں اور ۲۰ موتیں۔

لندن مئی ۹۔ اخبار ٹائمس اپنے ایک آرٹیکل میں بیان کرتا ہی کہ امریکہ کا جزائر فلپائن کا قبضہ کرنا اُس طرف اِس معاملہ کے لئے سب سے عمدہ عارضی فیصلہ ہی +

کلکتہ مئی ۱۰۔ دارجلنگ میں ٹیکے کا خوف بہت بڑھگیا ہی۔ دو ہزار آدمی جنمیں اکثر نیپالی ہیں شہر چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں +

مضامین مفید المبتدین

دوستی کی پہچان

ایک ظریف نے کسی دولتمند سے پوچھا کہ حضرت دوست کے قسم کے ہوتے ہیں۔ اُس نے کہا تین قسم کے۔ کہا کون۔ فرمایا کہ ایک زبانی۔ دوسرا نانی۔ تیسرا جانی۔ ظریف نے کہا کہ انکی مفصل تعریف کیجئے۔ فرمایا کہ زبانی کے یہہ معنی کہ زبان سے بات بات میں اپنا جانو ہمراہ شمار کرتے ہیں۔ مگر دل سے کچھ نہیں۔ نانی وہ کہ جب تک کھانے کا سہارا ہی تب تک حاضر ہیں۔ بقول شخصے۔ جب تک رکابی میں بھتہ تب تک میرا تیرا ساتھ۔ جانی وہ کہ جان و دل سے محبت کرے۔ سو ایسا دوست ملنا بہت مشکل ہی۔ آج خداوند تعالےٰ نے مجھ کو دولت و حشمت بخشی ہی۔ سب میرے دوست ہیں۔ مگر خدانخواستہ اگر مصیبت پڑے تو سب کافور ہوجائیں۔ ہاں جو اُسوقت شریک ہو اور ساتھ دے اصلی اور حقیقی اور جانی دوست وہی ہی+

حماقت کا ذکر

ایک مرد نادان کسی باغ میں شاخ درخت پر بیٹھا اُسی شاخ کی جڑ کو کاٹتا تھا اور اُس احمق نے یہہ نہ سمجھا کہ اِس پر خود بیٹھا اس کو کاٹتا ہوں۔ جب یہہ شاخ کٹ کر زمین پر گرگئی فوراً میں بھی نیچے آرہوں گا۔ اور ثمرہ اپنی حماقت کا پاؤں گا۔ اتفاقاً مالکِ باغ اس مقام پر آیا اور یہہ کیفیت دیکھکر کہنے لگا کہ اے شخص تو نہایت بُرائی کرتا ہی۔ یہہ میں نہیں کہتا کہ یہہ بُرائی میرے نفس کے ساتھ ہی کیونکہ اگر تُو نے کر کیا ایک شاخ کی حقیقت اگر تُنے باغ سے ایک شاخ کٹ گئی تو مجھ کو کیا بار ہوگا۔ مگر یہہ بُرائی تیرے نفس کے ساتھ ہی۔ یعنے تو بھی اس کے ساتھ ہی زمین پر گرکے خرابی اُٹھاویگا۔ اور سوائے پشیمانی اور خفت کے اور کیا ہاتھ آئیگا۔ کیسی حماقت کی بات ہی کہ جس شاخ پر بیٹھے اُسکو کاٹے۔ یا جس پیالے میں کھانے اُسی میں چھید کیجے۔ بھلا اس سے بڑھ کے کوئی حماقت اور نادانی ہوگی۔ وہ مرد یہہ تقریر سُنکر نہایت پشیمان ہوا۔ اور اپنی حماقت بیہودہ پر نفریں کرکے درخت سے نیچے آیا اور مالک باغ کا شکریہ ادا کیا کہ اے شخص تُو نے میری جان بچائی اور تیری ہدایت سے میرے چوٹ نہ آئی۔ لڑکو تمکو چاہیے کہ نادانی کے کام نکریں اور جو کوئی اُنکو نیک صلاح بتائے اُسکو قبول کریں+

خداترسی کا نتیجہ

نقل ہی کہ کوئی بادشاہ عادل سخت بیمار ہوا۔ ہرچند حکما نے معالجہ کیا پر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخرش کسی طبیب نے تجویز کی کہ اگر ایک لڑکا کمسن و خوش رو قتل کیا جائے۔ اور اُس کے خون سے فلاں نسخہ طیار ہو۔ تو بیشک بادشاہ کو صحت کامل حاصل ہو۔ چنانچہ وزیروں نے ایک کمسن اور بہت خوبصورت لڑکا تلاش کرکے بادشاہ کے روبرو حاضر کیا۔ لڑکے نے قتل کے وقت آسمان کی طرف نگاہ کی اور ہنسا۔ بادشاہ کو اُس کے تبسم سے تعجب ہوا۔ اور پوچھا کہ اے نادان اسوقت تیری جان جاتی ہی۔ ہنسنے کا کیا سبب ہی لڑکے نے جواب دیا کہ اے بادشاہ عادل میں اُس حکیم مطلق کا شکر بھیجتا ہوں کہ میں ایک بندہ ناچیز اور میرے قتل سے تجھ ایسے بادشاہ عادل کو کہ جس سے سب رعایا داد پاتی ہی اور آسایش اُٹھاتی ہی صحت ہو ہرچند کہ انسان کا گوشت و پوست و استخواں و خون کسی کام نہیں آتا۔ لیکن میں بڑا خوش نصیب ہوں کہ میرا خون تیری شفا کا باعث ہوگا۔ بادشاہ کو یہہ لطیفہ اُس کا نہایت پسند آیا۔ اُس کو چھوڑ دیا۔ اور خلعت و انعام عطا فرمایا۔ کہتے ہیں کہ اُسی روز سے بادشاہ کو شفا ہونے لگی اور تھوڑے عرصے میں صحت کامل پائی۔ سچ ہی نتیجہ خدا پرستی اور انصاف پرستی کا ایسا ہی ہوتا ہی+

رزق کی تلاش

کہتے ہیں کہ ایک مرد بزرگ کا کسی بیابان میں گذر ہوا۔ کیا دیکھتا ہی کہ غار میں ایک لومڑی بحس بیدست و پا پڑی ہی۔ اس کو اس کا حال دیکھکر نہایت تاسف ہوا دل میں کہا کہ اس بیچاری کو رزق کیونکر بہم پہنچتا ہوگا اسی فکر میں تھا کہ ناگہاں ایک پلنگ خونخوار آیا اور کچھ شکار جو لایا تھا۔ اُسکو کسی قدر کھایا اور کچھ چھوڑ کر چلا گیا بعدہٗ لومڑی اپنی غار سے نکلی اور گوشت کھاکر چلی گئی۔ اسی طرح تین دن برابر ایسا ہی اتفاق اُسکی نظر سے گذرا تب اُس مرد بزرگ نے اپنے دل میں خیال کیا۔ کہ خدا تعالےٰ بڑا رزاق روزی رساں ہی۔ میں ناحق فکر معاش میں رات دن دوڑتا ہوں۔ چنانچہ اُسی ویرانے میں ایک کنارے بیٹھ رہا۔ جب تین دن گذرے اور کوئی سامان رزق کا بہم نہ پہنچا تو اپنے دل میں بہت پریشان ہوا کہ یہہ کیا ماجرا ہی۔ آواز آئی کہ اے نافہم وہ لومڑی بیدست و پا تھی۔ آخرش اس کو رزق پہنچایا چاہیئے۔ اسواسطے یہہ سامان مہیا ہوتا ہی۔ تیرے ہاتھ پاؤں موجود ہیں۔ تو کیوں مثل اُس کے کاہل الوجود بنتا ہی۔ جا اور تلاش معاش کر نتیجہ یہہ ہی کہ اگرچہ خداوند کریم رزاق مطلق ہی۔ مگر انسان کو تلاش معاش واجب و لازم ہی+

سنڈے سکول یونین

چرچ کونسل پنجاب کا ارادہ ہے کہ پنجاب کے مختلف شہروں میں سنڈے سکول جاری کئے جاویں اور جو جاری ہیں وے سب ملکر کام کریں۔

جہاں کہیں سنڈے سکول جاری ہیں وہاں کے منیجر صاحبان اور اُستادوں سے اِستدعا ہے کہ وہ اپنے اپنے سکولوں کے جاری ہونے کی اطلاع دیں۔

جو صاحب کہ سنڈے سکول جاری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ راقم سے خط و کتابت کریں۔

جہانتک ممکن ہو چاہئے کہ ہم سب ملکر ایک دوسرے کے تجربہ سے فائدہ اٹھاویں +

وارث الدین۔ کونوینر۔ سنڈے سکول یونین۔ متعلقہ چرچ کونسل۔ پنجاب۔ جنڈیالہ ضلع امرتسر

اِشتہار

سینٹ سٹیفن کالج دہلی میں انٹرمیڈیٹ کلاس کی تعلیم کے لئے دو وظیفے عیسائی طالبعلموں کے واسطے مخصوص ہیں۔ جن کی ویلیو فی کس ۸ روپے ماہوار ہے۔ درخواستیں۔ پرنسپل صاحب کی خدمت میں آنی چاہئیں +

لودیانہ

محلہ ڈھولیوال میں مستیان فقیر با و میلا رام و کرتا رام و ہرچی کی دو دکانوں میں قبل از دو پہر ۵ دکی کو آگ لگ گئی۔ پولیس و میونسپل کارگذاروں نے اسکے بجھانے میں کوشش کی۔ ۳ دکانیں بالکل جل گئیں۔ مگر دو دکانوں میں کچھ کچھ نقصان ہوا +

سفری ادویات کا بکس



لیجئے ڈاکٹر و حکیم کی بھی ضرورت رفع ہوگئی ہے

ہم نے اُن احباب کیطرح جنکو ہمیشہ سفر یا دورہ میں رہنا پڑتا ہے ایک نو ایجاد سفری ادویات کا بکس بڑی جانفشانی سے تیار کیا ہے کہ جس میں عام امراض کی ادویات موجود ہیں۔ اور اُن کا عام فہم طریقہ استعمال بھی ہمراہ ادویات ہے۔ جس سے ہر ایک شخص اپنی مرض کا خود معالجہ کر سکتا ہے۔ اور نیز تبدیل آب و ہوا کے باعث جو امراض سفر میں تکلیف دیتی ہیں۔ ان ادویات کے استعمال سے شروع ہوتے ہی رفع ہو جاتی ہیں۔ بلحاظ ہمدردی اور فائدہ عام کے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے +

المشتہر۔ ڈاکٹر سنت سنگھ میڈیکل پریکٹیشنر۔ لودیانہ

سپلین پلز یعنی تلی کی بے خطا گولیاں

تلی کا بڑھ جانا ایک ایسا خراب مرض ہے جو انسان کی شکل و شباہت کو بگاڑ دیتا ہے اور خون انسان کو جو زندگی کیلئے ایک جز اعظم ہے۔ کمزور بنا دیتا ہے۔ ہمنے سالہا سال کے تجربے کے بعد یہ بےنظیر گولیاں اس مرض جانکاہ کو بیخ و بن سے اکھاڑ دینے کیلئے نہایت محنت و مشقت سے تیار کی ہیں۔ اسلئے ہم دوستوں سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر کوئی اس مرض میں مبتلا ہووے تو ان مفید اور بے خطا گولیوں کو استعمال کرے۔ قیمت فی بکس جسمیں ۶۰ گولیاں ہیں عہ +

طریقہ استعمال۔ صبح و شام کے کھانیکے آدھ گھنٹہ بعد ایک ایک گولی پانی کے ساتھ نگل لو حقہ نوشی سے پرہیز کرنا واجب ہے۔ اور اگر مریض اسکا بہت عادی ہو تو کسی قدر کم کر دیوے +

المشتہر۔ ڈاکٹر سنت سنگھ میڈیکل پریکٹیشنر۔ لودیانہ

ضرورت

(۴) (۴)

ہمیں ایک مسیحی دیندار کی جو کہ ورنیکلر مڈل پاس شدہ ہو اور اپر پرائمری کلاسوں کو بخوبی اُردو و ہندی اور گورمکھی پڑھا سکتی ہے۔ ہیڈ ماسٹری کے لئے ضرورت ہے۔ تنخواہ ۲۵ روپے ماہوار اور مکان مُفت ملیگا۔ درخواستیں معہ نقول اسناد کے آنی چاہئیں +

المشتہر

مس۔ ای۔ ایم گارڈن۔ سپرنٹنڈنٹ گرلس سکول یو۔ پی۔ مشن جہلم +

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے پرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی چوڑائی۔ نرخ۔ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر این۔ ڈبلیو۔ آر ریلوے۔ لاہور سے خط و کتابت کرو۔

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ...	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ...	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ...	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ...	[illegible]
قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ ...	[illegible]
بغیر ضمیمہ ...	[illegible]

تعداد پیدائش از ابتدائے یکم مئی تا ۷ مئی ۔۔ ۱۴

تعداد اموات از ابتدائے یکم مئی تا ۷ مئی ۔۔ ۳۴

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ۔ صاحب۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کے واسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا